کرسکتاہے، لیکن جوحق کو شانِ عمل ہیں وہ اپنے کام سے کام رکھتے ہیں شہسوار گھوڑا اُڑاتا ہوا دور نکل جاتا ہے اور شور مچانے والے پھر بھی شور مچاتے رہتے ہیں۔ سودا نے غالباً اسی موقع کے لیے کہاہے:-

سودا قمارِ عشق میں خسرو سے کوہکن　　بازی اگرچہ لے نہ سکا سر تو کھو سکا
کس مُنہ سے اپنے آپ کو کہتا ہے عشقباز　　اے روسیاہ! تجھ سے تو یہ بھی نہ ہوسکا

اس وقت جبکہ انسانوں کے بنائے ہوئے نظامہائے حکومت خود اُن کے ہاتھوں سے برباد ہورہے ہیں، اور اُنھوں نے دنیا کی اجتماعی مشکلات کے حل کرنے کے لیے جو خاکے بنائے تھے اُن کی ناکامی خود اُن کے عمل سے ظاہر وثابت ہورہی ہے۔ ضرورت ہے کہ مسلمانوں کی طرف سے اسلام کے نظامِ حکومت کا صحیح اور مبسوط ومفصل خاکہ دنیا کے سامنے پیش کیا جائے اور مدبرین سیاست کو اس بات کا موقع دیا جائے کہ وہ دوسرے دولتی نظاموں کا مقابلہ وموازنہ کرکے خدائی قانون اور الٰہی تشریع کی اہمیت وعظمت کا اعتراف کریں۔ حق باطل کے دھندلکے میں عارضی طور پر نظروں سے اوجھل ہوسکتاہے لیکن فنا نہیں ہوسکتا۔ دنیا اس وقت عہد حاضر کے بڑے بڑے افکار وآرا، کا عملی تجربہ کررہی ہے اور اگر اُس کو ان سب میں مایوسی اور نامرادی نہ ہوئی تو اُسے لامحالہ اپنے اجتماعی مصائب کے حل کے لیے پھر اسلام کے اسی قانون الٰہی کے دامن میں پناہ لینی ہوگی جو عین فطرت، اور سرتاسر منشاءِ قدرت ہے

ندوۃ المصنفین کے ارکان نے اس ضرورت واہمیت کا احساس سب سے پہلے اُسی وقت کرلیا تھا جبکہ یہ ادارہ اول اول ذہن اور تخیل کی حدود سے نکل کر وجود میں آیا تھا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ ندوۃ المصنفین کا قیام جن اساسی مقاصد کے لیے عمل میں لایا گیا تھا ان میں ایک اہم اور عظیم مقصد یہ بھی تھا کہ اسلامی قانون کے متعلق علم وتحقیق کی نئی راہیں پیدا کی جائیں اور اسلام کے ضابطۂ اجتماع کے مختلف پہلوؤں کو ترتیب وتہذیب کے

ساتھ پسندیدہ اور قابل قبول اسلوب پر مدون کر کے پیش کیا جائے۔ چنانچہ برہان کی ابتدائی اشاعت میں ہی ہم نے ادارہ کی طرف سے جن شائع ہونے والی کتابوں کا اعلان کیا تھا، اُن میں اس کتاب کا ذکر بھی تھا اعلان کے مطابق ندوۃ المصنفین کی طرف سے تمام کتابیں شائع ہوئیں لیکن افسوس یہ ہے کہ "اسلام کا نظامِ حکومت" شائع نہ ہو سکی، اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کتاب کی تصنیف وتالیف کا کام ہمارے رفیق محترم مولانا حامد الانصاری غازی کے سپرد تھا، اور آپ ایک سال تک تن دہی سے کام کرنے کے بعد سفر افغانستان وغیرہ کی وجہ سے اس کو جاری نہ رکھ سکے اور یہ اہم تصنیف پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکی۔

اب قارئین برہان یہ سُن کر خوش ہونگے کہ مولانا موصوف دو ماہ سے پھر ادارہ میں مقیم ہیں، اور اس کتاب کو بڑی محنت و توجہ اور یکسوئی کے ساتھ مرتب کر رہے ہیں۔ کتاب کی صحیح نوعیت کا اندازہ تو اُس کو دیکھ کر ہی ہوگا لیکن بے خوفِ تردید یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب معلومات تحقیق وتفتیش، زبان وبیان اور حسنِ ترتیب کے لحاظ سے اُردو میں اس موضوع کی واحد کتاب ہوگی، اُس کا حجم بھی کئی سو صفحات ہوگا۔ معاونین ومحسنین کو امسال جو کتابیں ادارہ کی طرف سے دیجائینگی اُن میں یہ کتاب بھی شامل ہوگی۔

سال رواں کی مطبوعات ادارہ میں اس کتاب کے علاوہ ایک اور اہم اور ضخیم کتاب مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی کی بھی ہوگی جس کا موضوع اُن قصص کی تحقیق ہے جو قرآنِ مجید میں مذکور ہیں۔ اس میں کتب قدیمہ سے بھی کافی مدد لی گئی ہے۔ اور تمام واقعات پر نہایت بصیرت ووسعتِ نظر کے ساتھ تاریخ اور فلسفۂ تاریخ کی روشنی میں کلام کیا گیا ہے۔